[1996] سپریم کورٹ رپوٹس6.S.C.R

ازعدالت عظمی

ہرجیندر سنگھ سودھی

بنام

اسٹیٹ آف پنجاب اور دیگران

23 ستمبر 1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹسز]

قانونی ملازمت:

پنجاب سول سروسز ایگزیکٹو برانچ – انتخاب – پبلک سروس کمیشن اور حکومت ریکارڈ کے لیے 50 فیصد نمبروں اور انٹرویو کے لیے 50 فیصد کے اصول کو لاگو کرتے ہوئے – منعقد: چونکہ امیدواروں کے دعووں پر غور کرنے کے لیے کوئی تحریری امتحان نہیں لیا گیا تھا، اس لیے اپنایا گیا اصول من مانی نہیں ہے – حکومت نے بعد کی آسامیوں کے انتخاب کے معاملے پر صحیح طور پر غور نہیں کیا جو بعد میں اہل ہونے والے امیدواروں کو متاثر کرے گا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1996: کی خصوصی رخصت کی درخواست (سی) نمبر14737۔

1995 کے سی ڈبلیو پی نمبر 4882 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے مورخہ 29.1.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کے لیے اروند کے آر شکلا اور ارشد احمد

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

یہ خصوصی اجازت عرضی پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے حکم کے خلاف دائر کی گئی ہے جو 29 جنوری 1996 کو ڈبلیو پی نمبر4882 / 95 میں دیا گیا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس عدالت کی طرف سے 25 نومبر 1994 کو اس سے پہلے کے موقع پر جاری کردہ ہدایت کے مطابق، درخواست گزار کے کیس پر غور کیا گیا لیکن اسے پنجاب پبلک سروس کمیشن نے پنجاب سول سروسز ایگزیکٹو برانچ میں منتخب نہیں کیا۔ درخواست گزار کے وکیل کی طرف سے تین دلائل اٹھائے گئے ہیں، سب سے پہلے یہ کہ جب اس عدالت نے درخواست گزار کے معاملے پر دوسروں کے مقابلے میں غور کرنے کی ہدایت کی تھی، تو پبلک سروس کمیشن کو متعلقہ اہلیت کا جائزہ لینا چاہیے تھا اور یہ تداش کرنا چاہیے تھا کہ آیا درخواست گزاران افراد پر زیادہ قابل ہے لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ ہمیں دلیل میں کوئی

طاقت نہیں ملتی ہے۔ پبلک سروس کمیشن کی طرف سے عدالت عالیہ میں ایک جوابی حلف نامہ دائر کیا گیا ہے جس میں اس بات کی نشاندہی کی گئی تھی کہ درخواست گزار کے مقابلے میں 12 ویں مدعا علیہ کی متعلقہ اہلیت پر غور کیا گیا اور وہ زیادہ ہونہار پائی گئی۔ دوسری دلیل تھی کہ پبلک سروس کمیشن نے اسے اہل پائے جانے کے بعد حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ یہ معلوم کرے کہ آیا کوئی اضافی خالی جگہ ہے جو یہ ظاہر کرے کہ درخواست گزار زیادہ قابل ہے۔ ایک اضافی عہدہ خالی تھا لیکن حکومت نے غلط بیان دیا تھا کہ یہ عہدہ دستیاب نہیں ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ مانا جاتا ہے کہ 1991 میں دستیاب عہدوں پر نامزدگی کے لیے طلب کیے جانے کے بعد، 1991 میں پیدا ہونے والی نو آسامیوں پر تقرری کے لیے صرف امیدواروں میں میرٹ پر غور کیا جانا چاہیے۔ لہذا، حکومت نے بعد کی خالی آسامیوں کے انتخاب کے معاملے پر صحیح طور پر غور نہیں کیا ہے جس کا اثر بعد میں اہل ہونے والے امیدواروں پر پڑے گا۔ اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ انٹرویو کے لیے 50 فیصد نمبر مختص کیے گئے تھے اور ریکارڈ کے لیے 50 فیصد نمبر مختص کیے گئے تھے۔ انٹرویو کے لیے 50 فیصد کی الاٹمنٹ اس عدالت کے وضع کردہ قانون کے پیش نظر من مانی ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ فریقین کے دعووں پر غور کرنے کے لیے کوئی تحریری امتحان لیا گیا تھا۔ اس کے مطابق، پبلک سروس کمیشن اور حکومت نے ریکارڈ کے لیے 50 فیصد اور انٹرویو کے لیے 50 فیصد نمبر رکھنے کے اصول کو لاگو کیا ہے۔ ان حالات میں ہمیں عدالت عالیہ کے ذریعے جاری کردہ حکم میں کوئی غیر قانونی حیثیت نظر نہیں آتی۔

اس کے مطابق ایس ایل پی کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔

جی۔ این۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:16
I am the author of this document